رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم REGD. No. L. 5254

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
لاہور پاکستان
یوم :- چہارشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱۰ / ر

جلد ۲ | ۲۲ ر فتح ۱۳۲۷ ہش | ۲۰ ر صفر ۱۳۶۸ ھ | ۲۲ ر دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۸۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ ۔ فتح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے - احباب صحت کلی کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان پارلیمنٹ میں مرکزی حکومت سے زکوٰۃ وصول کرنے کا مطالبہ

کراچی ۲۱ ر دسمبر - آج صبح پاکستان پارلیمنٹ کے اجلاس میں دو قرار دادیں پیش ہوئیں - پہلی قرار داد میں چوہدری نذیر احمد نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ زکوٰۃ کی فراہمی کا انتظام کرے - اور اس کے انتظام کے لئے الگ محکمہ قائم کرے - فنانس منسٹر مسٹر غلام محمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ حکومت اس جذبہ کی قدر کرتی ہے - اور اس پر عملدرآمد کا پورا یقین دلاتی ہے - مگر اس کے نفاذ سے قبل بہت سے امور گہرے غور و فکر کے مقتضی ہیں - اس ضمن میں ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ آیا زکوٰۃ دینے کی وجہ سے لوگ ٹیکسوں کی کمی کا مطالبہ تو شروع نہ کر دینگے - بے شک زکوٰۃ کا غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کرنا ضروری ہے مگر ٹیکسوں کے بغیر حکومت کا کاروبار نہیں چل سکتا - اس پر یہ قرار داد واپس لی گئی -

دوسری قرار داد مسٹر نور محمد نے پیش کی - جس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ موجودہ حالات میں کپڑے خوراک اور دوسری ضروری اشیاء کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے اسباب کی تحقیق کرے - اور ان کی قیمتوں میں کمی کرنے کی کوشش کرے - اس قرار داد پر بحث جاری تھی کہ امروزہ اجلاس ختم ہو گیا

انڈونیشیا کی نئی حکومت کا قیام

نئی دہلی ۲۱ ر دسمبر - ہندوستان میں انڈونیشی سفیر نے آج ایک بیان میں کہا کہ یوگ کرتا میں جمہوریہ انڈونیشیا کی جو نئی حکومت قائم ہوئی ہے وہ برابر ولندیزوں کا مقابلہ کرتی رہیگی۔

ولندیزوں کے خلاف مظاہرہ

لاہور ۲۱ ر دسمبر - لاہور کے مختلف کالجوں کے طالب علموں نے انڈونیشیا پر ولندیزوں کے حملہ کے خلاف مظاہرہ کیا - اور جلوس نکالا -

جاپان کے جنگی مجرموں کی اپیل مسترد کر دی گئی

ٹوکیو ۲۱ ر دسمبر - جنرل ٹوجو اور جاپان کے دوسرے جنگی مجرموں نے جنگی جرائم کی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اقوام متحدہ کی سپریم کورٹ کے سامنے جو اپیل کی تھی ، وہ مسترد ہو گئی ہے ، سپریم کورٹ نے کہا ہے - کہ وہ عدالت صرف امریکہ کی نہ تھی - بلکہ دوسرے اتحادی اقوام کے جج بھی اس میں شامل تھے -

برطانی کابینہ میں ردو بدل

لندن ۲۱ ر دسمبر - معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی اگلے چند ہفتوں میں کابینہ میں کچھ ردو بدل کرینگے -

انڈونیشی زبردست مقابلہ کر رہے ہیں

بٹاویہ ۲۱ ر دسمبر - ولندیزوں نے انڈونیشیا میں پریس پر سخت پابندی لگا دی ہے اور کسی قسم کی خبر باہر بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی - بعض ذرائع سے جو خبریں حاصل ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت پسندوں نے ولندیزی فوجوں کا مقابلہ شروع کر دیا ہے - انڈونیشیا کی آزاد آواز نے بھی آج ایک اعلان میں بتایا کہ جمہوریت پسندوں نے شدید مقابلہ شروع کر دیا ہے اور ولندیزوں کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچا رہے ہیں - کچھ ولندیزی دستوں کو انہوں نے جگجا کارتا سے ۹ میل دور بھگا دیا ہے - ولندیزی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے جاوا اور سماٹرا کے بہت سے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے

ہالینڈ کو امریکہ کی تہدید

پیرس ۲۱ ر دسمبر - اقوام متحدہ کے ایک امریکی نمائندہ نے بیان میں کہا ہے کہ اگر ہالینڈ نے جنگ بند کر کے اپنی فوجیں پیچھے نہ ہٹائیں تو امریکہ مصالحتی کمیٹی سے اپنا نمائندہ واپس بلا لے گی۔

سلامتی کونسل کا پہلا فرض

لندن ۲۱ ر دسمبر - ٹائمز آف لندن نے لکھا ہے کہ سلامتی کونسل کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ ولندیزوں کو فوراً فوجی کاروائی بند کرنے کا حکم دے -

ولندیزی اپنی فوجیں فوراً ہٹا لیں
آسٹریلوی پارلیمنٹ کا مطالبہ

کنبرا - ۲۱ ر دسمبر - آسٹریلیا کی پارلیمنٹ نے امروزہ نشست میں فیصلہ کیا کہ سلامتی کونسل ولندیزوں کو مجبور کرے - کہ وہ انڈونیشیا میں فوجی کارروائی بند کر کے اپنی فوجیں اسی جگہ لے آئیں جہاں وہ حملے سے پہلے تھیں - نیز یہ بھی اپیل کی گئی ہے کہ اتحادی اقوام کے مبصر فوجوں کے پیچھے ہٹنے کی نگرانی کے لئے بھیجے - اور اس امر کی بھی نگرانی کی جائے کہ ولندیزی کسی محب وطن لیڈر کو موت کے گھاٹ نہ اُتار دیں -

جنرل ٹوجو تختہ دار پر

ٹوکیو ۲۱ ر دسمبر - جاپان کے جنرل ٹوجو اور چھ اور جنگی مجرموں کو اگلے ۴۸ گھنٹوں میں پھانسی دے دی جائیگی۔

نئی کابینہ کے نام پیش کر دیئے گئے

شنگھائی ۲۱ ر دسمبر - چین کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر سن فو نے اپنی کابینہ کی تشکیل کر لی ہے اور وزراء کے ناموں سے وہ جنرل چیانگ کائی شیک کو اطلاع دے دی ہے -

جرمنی میں روسیوں کا اقدام

برلن ۲۱ ر دسمبر - روسی سپاہیوں نے ایک گاؤں ٹالپی پر قبضہ کر لیا ہے جو فرانسیسیوں کے قبضہ میں تھا - یہ کاروائی انہوں نے ریڈیو کے مینار گرانے کا اعلان کرتے ہوئے کی ہے .

افغانستان کے وزیر خارجہ کا بیان

کابل ۲۱ ر دسمبر - افغانستان ریڈیو سے وزیر خارجہ کا ایک بیان نشر ہوا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ مُلا صاحب شور بازار نے پاکستان کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے - حکومت افغانستان کو ان سے پورا اتفاق ہے - کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا - یہ درست ہے کہ کشمیر کا فیصلہ آزادانہ رائے شماری

سامان ریلوے کی تقسیم کیلئے گفت و شنید

کراچی ۲۰ ر دسمبر ہند و پاکستان کے درمیان ریلوے کے سامان کی تقسیم کا فیصلہ کرنے کے لئے ۳ ہندوستانی نمائندے کراچی پہنچ گئے ہیں - کل ابتدائی گفتگو شروع ہوئی جو آج بھی جاری رہی -

ولندیزی پارلیمنٹ نے جنگ بند کرنے کی تحریک مسترد کر دی

کنبرا - ۲۱ ر دسمبر - آج ولندیزی پارلیمنٹ میں کمیونسٹ ممبر نے یہ تحریک پیش کی کہ انڈونیشیا میں جمہوریت پسندوں کے خلاف فوجی کاروائی بند کر دی جائے مگر یہ تحریک ایوان نے مسترد کر دی -

چوتھی قرارداد میں حکومت سے اخباروں میں کام کرنیوالوں کی ملازمت کی شرائط اور حالات کی تحقیق کر کے بہتر بنانے کی اپیل کی گئی

پاکستان کے اخبار نویسوں کے اہم فیصلے

کراچی ۲۱ ر دسمبر - پاکستان کے اخبارات کے مدیران کی کانفرنس میں کل حسب ذیل چار قرار دادیں پاس ہوئیں :- پہلی قرار داد میں قائد اعظم کی وفات پر اظہار افسوس اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا دوسرے میں مرکز اور صوبوں میں مشاورتی کمیٹیاں قائم کرنیکا فیصلہ کیا گیا - جنکے مشورہ کے بغیر حکومت کسی اخبار کے خلاف کوئی اقدام نہ کرے - تیسری قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان لوگوں کو جو اخباری کام کے سلسلہ میں گرفتار کئے جائیں - سیاسی قیدی سمجھا جائے

شیخ عبداللہ کو مصری اخبارات کا انتباہ

قاہرہ - ۲۱ دسمبر - کل مصری اخباروں نے والی شرق اردن کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی - تو عرب لیگ کی طرف سے ۷۰ لاکھ پونڈ کی جو مدد ملتی ہے وہ بند ہو جائے گی۔

سڈنی ۲۱ دسمبر - سڈنی میں آج مزدوروں کی ایک کانفرنس ہوگی جس میں یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ ولندیزی بحری جہازوں پر سے سامان نہ اُتارا جائے اور نہ ہی لادا جائے۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلوڈ روڈ سے شائع کیا۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے کیا یاد آیا

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الدین بلڈنگ سکندرآباد دکن)

مدتیں گذریں کہ بعض حالات و اسباب کی وجہ سے اپنے آپ کو بیکار سمجھتا ہوں۔ وہ قلم جو دن رات چلتا تھا۔ جسمانی طاقت اسے ہاتھ میں لینے سے بغاوت کرتی ہے۔ اگرچہ بحمد اللہ روح میں قوت پاتا ہوں۔ میری عادت تھی کہ گذرنے والے بزرگوں کے مختصر تذکرے تو علی العموم فوراً لکھ دیا کرتا تھا۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ جن مبارک وجودوں سے مجھے خاص تعلقات محبت و اخلاص ہے اور وہ میرے مرکز سے دور قیام کے زمانہ میں سرخرو ہو چکے ان کے متعلق اب تک کچھ بھی لکھنے نہ پایا۔

میرے محسن و مخدوم حضرت نواب محمد علی خاں صاحب حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تذکرہ عزیز محترم نواب زادہ عباس احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ نے لکھ کر مجھے ہزار میل کے فاصلہ پر رلا دیا اور وہ ساری پرانی صحبتیں حضرت حجۃ اللہ کی زندگی کی سینما کی فلم کی طرح میرے سامنے سے گذرنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اس فرض کو ادا کرنے کی بہت جلد کوشش کروں گا۔ اللہ کریم مجھے توفیق دے۔

اس نوٹ میں میں صرف ان امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو عزیز محترم میاں عباس احمد خاں صاحب کے مضمون میں تصحیح یا تصریح کا رنگ رکھتے ہیں

حضرت حجۃ اللہ کی بیعت

میاں عباس احمد خاں صاحب نے لکھا ہے کہ وہ ۱۸۹۳ء میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ صحیح نہیں حضرت نواب صاحب سابقون الاولون میں ہیں۔ حضرت نواب صاحب نے بیعت ۱۸۹۰ء میں کی تھی۔ لیکن سلسلہ کی طرف رجوع اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور آپ کی طرف جذب و کشش آپ کو ۱۸۸۹ء میں ہی پیدا ہو چکی تھی۔ جولائی ۱۸۸۹ء کے آخری ایام میں حضرت نواب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا جس میں آپ نے حضور سے پوچھا تھا کہ

”پر معصیت حالت رستگاری کیونکر ہو“

غور کا مقام ہے کہ ایک نوجوان رئیس ابن رئیس جو چاندی سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا۔ عنفوان شباب میں جبکہ اسکی عمر ۱۹ انیس ۲۰ بیس برس کی ہے اور یہ وہ وقت انسانی زندگی کا ہوتا ہے۔ کہ مختلف قسم کے جذبات اور امنگوں کا اس کے قلب و دماغ میں ہیجان ہوتا ہے وہ اس عمر میں اپنے قلب میں جس چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس کی تلاش میں وہ سرگرداں ہے

وہ ایک پاکیزہ گناہ سوز زندگی ہے

محمد علی خاں! تیری تربت پر ہزاروں ہزار سلام! تیری زندگی کی وہ گھڑی کتنی مبارک تھی جب تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ سوال کیا۔ تیرے اندر سعادت اور تقویٰ کی روح جنبش میں تھی اسی نے تجھے اس مقام پر پہونچایا کہ

خدا کی وحی میں تو حجۃ اللہ قرار پایا

اور تیرا وجود آیۃ اللہ اور شعائر اللہ میں سے ہو گیا تجھ پر سلام!!

غرض اس سوال کے جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو بیعت کی تحریک کی کہ اسی ذریعہ سے یہ گناہ سوز فطرت پیدا ہو سکتی ہے۔ نواب صاحب کی فطرت کسی چیز کو کامل تحقیق کے بغیر قبول کرنے کو کبھی تیار نہ ہوتی تھی اور آپ کا مقصد محض احقاق حق ہوتا تھا۔ اس پر آپ نے حضرت کو پھر ایک خط لکھا۔ اس کے جواب میں ۱۳ اگست ۱۸۹۰ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لدھیانہ کے مقام سے ہی آپ کو جو دوبارہ خط لکھا تھا ایک آب حیات تھی اس نے آب حیات کا اثر کیا۔ اس کے جواب میں حضرت نواب صاحب نے اگست ۱۸۹۰ء کے آخیر یا ستمبر ۱۸۹۰ء کے اوائل میں آپ کی بیعت کر لی۔ چونکہ ابتداً اس کے اعلان نہ کرنے کی درخواست حضرت نواب صاحب نے کی تھی۔ اسلئے رجسٹر بیعت میں نام درج نہیں کیا تھا۔

میری تحقیقات کے مطابق نواب صاحب کا نمبر بیعت ۲۰۶ ہے۔ یہاں اسکے متعلق دستاویزی ثبوت سے جو قرائن قویہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی تصریح کی حاجت نہیں۔ بہرحال یہ مسلم ہے۔ کہ آپ نے اگست ۱۸۹۰ء کے آخر یا ستمبر ۱۸۹۰ء کی ابتدائی تاریخوں میں بیعت کی ہے۔ اور حضرت اقدس سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا۔ اور بیعت کے بعد ہی مکرم مرزا خدا بخش صاحب کو آپ نے حضرت اقدسؑ کے ایما پر اپنی اتالیقی پر مامور کر لیا۔ رجسٹر بیعت جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس ہے۔ اس کے نمبر ۲۱ پر آپ کا نام درج ہے اور تاریخ بیعت ۱۹ نومبر ۱۸۹۰ء لکھی ہے مگر میری تحقیق ستمبر کے اوائل یا اگست کے آخر کی ہے۔

علوم دینیہ کی تڑپ

اس عنوان کے تحت بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے نواب صاحب ایک مجتہدانہ فطرت رکھتے تھے۔ اور ادب نوازی علماء پر ان کا عمل تھا۔ قرآن مجید سے عشق و محبت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے۔ کہ آپ نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص طور پر درخواست کر کے حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو مالیر کوٹلہ بلایا تھا کہ آپ وہاں قرآن مجید کا درس دیں۔ اس تجویز سے دو مقصد آپ کے زیر نظر تھے ایک اپنے علم قرآن کو ترقی دینا۔ دوسرے اس طریق سے احمدیت کی تبلیغ کرنا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بہت سے لوگ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے درس میں آتے تھے۔ اور حضرت نواب صاحب رضؓ کے عملی نمونہ نے وہاں ایک جماعت پیدا کر دی۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ معہ اپنے اہل وعیال اور اپنے طالب علموں کے قافلہ سمیت وہاں تشریف لے گئے تھے۔ اس سارے قافلے کی مہمان نوازی حضرت نواب صاحب رضؓ فرماتے تھے اور ان کی ہر قسم کی ضروریات کا خیال بڑی سیر چشمی سے رکھتے تھے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب رضؓ کو بھی ایک عرصہ تک اپنے پاس رکھا اور جب مولوی صاحب موصوف کو بھوپال کی ملازمت سے سبکدوش ہونا پڑا۔ تو حضرت نواب صاحب خصوصیت سے ان کی ضرورتوں کا اہتمام کرتے اور ان کے مقررہ چندہ کے علاوہ معقول رقوم مختلف اوقات میں بانشراح خاطر دیتے تھے۔ حضرت نواب صاحب کی سیرۃ اور حالات پر تفصیلی بیان اس وقت نہیں لکھ رہا ہوں۔ میں نے حضرت کی بیعت کی صحت کے لئے یہ نوٹ لکھا ہے انشاء اللہ توفیق ملنے پر آپ کی سیرت و سوانح پر لکھنے کا عزم ہے۔ وباللہ التوفیق۔

ایک ضروری اعلان

مخدومی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے میرے ایک مکتوب کی بناء پر الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء میں ایک اعلان شائع فرمایا ہے۔ کہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۲ء تک بیعت کرنے والے بزرگوں میں سے جو صحابہ بقید حیات ہوں وہ اطلاع دیں۔ یہ تاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۹۲ء ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کے رجسٹر کا آخری اندراج اس تاریخ تک کا ہے۔ دوسرے ممکن ہے میرے معروضہ میں چار ایسے زندہ صحابیوں کا اندراج سہواً ہو۔ حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی بیعت کا ذکر کیا وہ تو شعائر اللہ میں ہیں۔ شاید میں نے الفضل کے نام نوٹ میں صراحت بھی کی ہے۔

باقی احباب جن کو میں جانتا ہوں۔ اور اس وقت تک بفضلہ تعالیٰ بقیہ حیات ہیں وہ ترتیب وار درج ہیں خود میری بیعت اولی ۱۸۸۹ء کی ہی ہے۔ مگر دوبارہ فروری ۱۸۹۲ء میں کی اور نمبر ۲۹ پر درج ہے۔ باقی احباب حسب ذیل ہیں۔ جن کی زندگی کا مجھے یقین ہے۔

(۱) حضرت اماں جان صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تاریخ بیعت ۲۵ مارچ ۱۸۸۹ء
(۲) حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی تاریخ بیعت ۲۳ نومبر ۱۸۸۹ء۔
(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۳۱ مئی ۱۸۹۱ء
(۴) حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب ۹ جولائی ۱۸۹۱ء
(۵) مکرم شیخ نیاز احمد صاحب رئیس وزیرآباد یکم فروری ۱۸۹۲ء
(۶) خاکسار عرفانی کبیر (بیعت ثانی) ۵ فروری ۱۸۹۲ء
(۷) صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب ۶ فروری ۱۸۹۲ء
(۸) ملک غلام حسین صاحب ۹ اکتوبر ۱۸۹۲ء

حضرات حاجی عبد الرحمن صاحب و عبد الرحیم صاحب و ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی بیعت اس عرصہ کی نہیں ہے۔ بلکہ بعد کی ہے اور حضرت میاں محمد الدین صاحب کھاریاں کی بیعت بھی بعد کی ہے اور صوفی محمد الدین صاحب حاصل باقی نویس کی بیعت بھی جہاں تک میرا علم ہے بعد کی ہے وہ دونوں بزرگ بقیہ حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ وہ خود اپنی تاریخ بیعت شائع کر دیں۔ تو مناسب ہوگا۔ مجھے صرف ان ۳۱۳ صحابہ کی فہرست مطلوب ہے۔ جن کی بیعت ۲۵ نومبر ۱۸۹۲ء تک کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اب تک حیات رکھی ہو بجز ان بزرگوں کے جن کے نام اوپر درج ہیں۔ میں ان سے خط و کتابت کرنا چاہتا ہوں۔

(خاکسار عرفانی کبیر الدین بلڈنگ سکندرآباد دکن)

الفضل روزنامہ
۲۲ دسمبر ۱۹۴۸ء

مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

ہم نے پچھلے ہفتہ مسئلہ ارتداد کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم پر بحث کی تھی۔ اور چند آیات پیش کر کے ثابت کیا تھا کہ قرآن کریم میں ارتداد کی کوئی سزا مقرر نہیں ہے جو انسانی عدالت یا جج دینے کا مجاز ہو۔ بلکہ اس معاملہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور وہ خود دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اسکی سزا دے گا۔ اور اس سزا کی بھی صورت وہی ہے۔ جو اس شخص کی سزا کی ہے۔ جو سرے سے اسلام کو قبول ہی نہیں کرتا۔ اور ان اصولوں کے مطابق زندگی نہیں بسر کرتا جو اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کی فلاح کے لئے قرآن کریم میں بتلائے ہیں۔

ہمارا خیال تھا کہ جو علماء اس مسئلہ میں ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ قرآن کریم سے استدلال کر کے اپنے خیال کی تائید میں کچھ فرمائیں گے۔ اور ہمارے علم میں افزائش کریں گے۔ اور جو چیز ہماری نظر میں نہیں آسکی اس کا پتہ دیں گے۔ کیونکہ ہم اپنے آپ کو محض قرآن کریم کی تعلیم کا ایک مبتدی طالب علم سمجھتے ہیں۔ اور جہاں سے بھی اسے صحیح طور پر سمجھنے کا سراغ لگے۔ اس سے استفادہ کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسی خیال سے ہم نے ایک لوکل سہ روزہ معاصر کے مندرجہ ذیل ادارتی نوٹ کا غور سے مطالعہ کیا۔ جو ہم لفظ بلفظ یہاں نقل کرتے ہیں۔ تا کہ ناظرین کے سامنے اختلافی پہلو اور اسکے ثبوت میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں آ جائیں۔ نوٹ حسب ذیل ہے۔

> "ہم نے تو پہلے بھی کبھی اس بات پر صاد نہیں کیا اور نہ اب اسکی صحت کے قائل ہیں کہ اسلام میں مذہب اور سیاست دو مختلف چیزیں ہیں لیکن قوم کا سواد اعظم اگر اس تخیل کی مضرت سے بے خبر ہو کر اسے ایک حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ اور مذہب اور سیاسیات کو دو مختلف دوائر میں تقسیم کر دیتا ہے۔ تو اسے کم از کم اپنے سیاسی لیڈروں کو اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ مذہبی معاملات میں اپنے غلط اور گمراہ کن نظریات کا بیباکانہ طریق پر اظہار کریں یو۔ این۔ او کے مسودہ قانون تحفظ حقوق انسانی کی دفعہ ۱۹ پر بحث کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ نے ایک ایسی بات کہہ دی ہے جس سے ایک بہت بڑے فتنہ کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے۔ منشور کی دفعہ ۱۹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ہر شخص کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر لے سر محمد ظفر اللہ نے کہا:۔
>
> "اس وقت اسلام خطرے میں ہے۔ اور ہم اس مسئلہ میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہتے آپ نے قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کلام اللہ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں انہوں نے کہا کہ مذہب کا تعلق انسان کے ضمیر سے ہے اور ہم انسانی ضمیر کو مجبور نہیں کر سکتے۔ اور اگر ہم کوئی ایسی کوشش کریں تو انسان منافق بن جاتا ہے۔ مذہب اسلام میں لادینی کی نسبت منافقت کی زیادہ مذمت کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ اسکی رو سے ہر شخص آزادی سے ہر مذہب اختیار کر سکتا ہے۔ یہ قطعی ناجائز ہے کہ ہم خود تو تبدیلی مذہب کی آزادی کا مطالبہ کریں۔ اور دوسروں کے لئے پابندی لگا دیں"۔
>
> بظاہر تو وزیر خارجہ پاکستان کی دلیل بڑی معقول اور جمہوریت نواز نظر آتی ہے لیکن یہ دلیل حقیقت پر مبنی نہیں۔ اسلام نے کہا ہے کہ لا اکراہ فی الدین دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام جبراً اور قوت کے بل بوتے پر کسی کو مسلمان بننے پر مجبور نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی شخص جبراً اس کی مرضی کے خلاف مسلمان بنا لیا جائے۔ تو اسلام اس کے ایمان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی شخص کو اسلام سے انحراف کی کھلی اجازت ہے اسلام میں آنے کے دروازے کھلے ہیں لیکن جانے کے دروازے بند ہیں۔ اسلام افراد کو اجازت دیتا ہے کہ وہ دین اسلام کی تعلیمات اور حقانیت کو خوب اچھی طرح جب تک چاہیں فکر و فہم اور علم و عمل کی روشنی میں آزما لیں۔ جب اسلام کی تعلیمات عقل و فکر کی کسوٹی پر پوری اتر کر اسکی تسلی کر دے۔ تو وہ اسلام کو قبول کر لے لیکن قبول کرنے کے بعد افراد کو حق نہیں پہنچتا کہ جس چیز کو خوب سوچ سمجھ کر قبول کیا۔ اسے چند مادی وجوہات کی بناء پر ترک کر دے۔ اسلام اسے غداری تصور کرتا ہے۔ اور ہر تحریک اور ریاست اپنے غداروں کو ملک و ملت کے مفاد کی دشمن سمجھ کر گولی سے اڑا دیتی ہے۔ کوئی ریاست اپنے دشمنوں کے وجود کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ نازیوں نے نازیت کے غداروں کے ساتھ کیا سلوک کیا روسی اشتراکی اشتراکیت کے مخالفوں کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح اسلام بھی انہی معنوں میں ایک تحریک ہے۔ جو اپنے غداروں کے وجود کو اپنے مفاد کے لئے سخت مہلک سمجھتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے ارتداد کی سزا موت رکھی ہے۔ سب اسلامی ریاستوں نے سر محمد ظفر اللہ کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ عالم اسلام کا یہ ایک متفقہ مسئلہ ہے۔ لا اکراہ فی الدین کی یہ قادیانی صراحت ایک ناقابل برداشت جسارت ہے ہم شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانان پاکستان کے سامنے اصل پوزیشن رکھیں"۔

یہ نوٹ اگرچہ ہمارے مضامین کے جواب میں نہیں ہے۔ لیکن اسکے پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سے اختلاف رکھنے والوں کے پاس اپنی تائید کے لئے کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جس کو قرآن شریف سے وہ پیش کر سکیں۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ "لا اکراہ فی الدین" کا "یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی شخص کو اسلام سے انحراف کی کھلی اجازت ہے۔ اسلام میں آنے کے دروازے کھلے ہیں۔ لیکن جانے کے دروازے بند ہیں"۔ یہ تو معاصر کا صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ اس کی بنیاد کیا ہے۔ آیا کوئی چیز ایسی قرآن مجید میں موجود ہے۔ جو اس دعوےٰ کی دلیل میں پیش کی جا سکتی ہے۔ کیا قرآنمجید میں اللہ تعالےٰ کا کوئی ایسا حکم موجود ہے جس کا یہ مطلب ہو کہ ایک دفعہ اسلام کو قبول کر کے پھر اسکو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی ایسی آیت ہوتی تو یقیناً معاصر اسکو پیش کرتا۔ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر وہی بہترین تفسیر ہوگی۔ جو خود قرآن کریم کرے۔ یہ سب مفسرین کے نزدیک ایک مسلمہ اصول تفسیر ہے۔ بلکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ کی جانچ پڑتال بھی نص قرآن کریم ہی سے بہترین سمجھی جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ اگر تمام قرآن کریم میں ایک بھی حرف اس مطلب کے خلاف نہ ہو۔ جو آیت "لا اکراہ فی الدین" کا چوہدری ظفر اللہ خان نے یو۔ این۔ او کی مجلس میں کیا ہے۔ اور جو اس آیت کا سیدھا سادھا مطلب ہے۔ تو ہم کو ماننا پڑے گا کہ یہی مطلب درست ہے۔ مذہب کے متعلق جبر کے دو پہلو ہی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کسی کو زبردستی مذہب میں داخل کیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ کسی کو زبردستی مذہب میں رکھا جائے۔ عرض ہے کہ معاصر نے اس آیہ کے کن الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ آیہ لا اکراہ فی الدین کے ان دونوں پہلوؤں پر حاوی نہیں بلکہ دین میں آنے کے لئے تو رضامندی لازمی قرار دیتی ہے۔ مگر جانے کے لئے رضامندی کا دروازہ بند کر دیتی ہے

پھر کتنا افسوس ہے کہ معاصر کو جب قرآن مجید سے کچھ ہاتھ نہیں لگا۔ تو اسلام کو بھی نازی اور اشتراکی تحریک جیسی ایک تحریک سمجھ لیا۔ اور اتنا بھی خیال نہیں فرمایا کہ نازیت اور اشتراکیت محض دنیاوی تحریکیں ہیں۔ ان تحریکوں کی منزل مقصود صرف دنیا ہے اور عقبےٰ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک خالص دنیاوی تحریک اپنی حیات کے لئے صرف فوجی طاقت ہی کی قائل ہو سکتی ہے لیکن ایک ایسی تحریک جس کا تعلق اس ذات سے ہو جو بے نیاز ہے۔ اور جو صرف انسان کے حقیقی ایمان کی خریدار ہے۔ ایسی تحریک کو زندہ رکھنے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی نہ صرف ضرورت ہی نہیں۔ بلکہ ہر قسم کا جبر و اکراہ اس کی زندگی کے لئے سخت مہلک ہے۔

معاصر فرماتا ہے کہ

> "اسلام افراد کو اجازت دیتا ہے کہ وہ دین اسلام کی تعلیمات اور حقانیت خوب اچھی طرح جب تک چاہیں فکر و فہم اور علم و عمل کی روشنی میں آزما لیں۔ جب اسلام کی تعلیمات عقل و فکر کی کسوٹی پر پوری اتر کر اس کی تسلی کر دے۔ تو وہ اسلام کو قبول کر لے لیکن قبول کرنے کے بعد افراد کو حق نہیں پہنچتا کہ جس چیز کو خوب سوچ سمجھ کر قبول کیا۔ اسکو چند مادی وجوہات کی بناء پر ترک کر دے"۔

اول تو یہ ایک دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے کیا معاصر قرآن کریم سے اس دعوے کے ثبوت میں کوئی چیز پیش کر سکتا ہے؟ ہمارا دعوےٰ ہے کہ الحمد سے لے کر والناس تک قرآن کریم معاصر کے اس اصول کی تردید کرتا ہے نہ صرف مبہم طور سے بلکہ صاف الفاظ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

> من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

جس کا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔ جب تک معاصر قرآن کریم سے کوئی واضح بات اپنی تائید میں پیش نہ کرے۔ یکفر کے دونوں ہی معنے لئے جائیں گے۔ اسلام قبول نہ کرنا اور قبول کر کے چھوڑ دینا۔

دوسرے معاصر کا یہ خیال ہے کہ جو بھی اسلام

قبول کر کے مسلمان کے گھر میں پیدا ہو کر اسلام کو ترک کرتا ہے۔ وہ صرف مادی وجوہات کی بناء پر ترک کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر غلط بات کیا ہوگی مثلاً ایک شخص کو صرف تثلیث یا تناسخ کے اصول پسند آجاتے ہیں۔ اور وہ عیسائی یا بدھ ہو جاتا ہے ایسے شخص کے متعلق معاصر کیا حکم لگائے گا۔ وہ تو مادی وجوہات کی بناء پر ترک اسلام نہیں کرتا۔ پھر ایک شخص ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جو عقل و فکر سے یہ کہ کر اسلام کی صداقت کا دل سے تو قائل ہوتا ہے۔ مگر مادی وجوہات کی بناء پر اسکو قبول نہیں کرتا۔ کیا ایسے شخص کو جبراً مسلمان بنا لینے کی اجازت ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر وہ اسلام کو قبول کرلے۔ تو پھر کیوں اسے ترک کرنے کی اجازت نہیں۔ جب بعد میں اسکے عقل و فکر اسلام کے خلاف فتوے دیں۔ ظاہر ہے کہ انسان کے عقل و فکر محدود ہیں۔ اور ہر ایک کے عقل و فکر برابر و یکساں نہیں ہیں۔ اگر اسلام کی صداقت کا معیار کسی کے عقل و فکر کو بنایا جائے گا۔ تو دوسرے مذہب کی صداقت کا معیار بھی اپنے اپنے عقل و فکر کے مطابق ماننا پڑے گا یعنی اگر کوئی مسلمان اپنی عقل و فکر کی بناء پر کسی دوسرے مذہب کی صداقت کا قائل ہو کر اس میں داخل ہونا چاہیئے۔ تو اسکو اجازت ہونی چاہیئے۔

ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ معاصر نے عقل و فکر کی بناء پر اسلام کو قبول کرنے پر اتنا زور دیا ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک تو اسلام کی تعلیم نہایت دانشمندی پر منحصر ہے۔ اور جو بات بھی اس میں کہی گئی ہے۔ اسکو صحیح عقل کے مطابق پرکھا جاسکتا ہے لیکن ہر ایک کو عقل سلیم میسر نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم جو قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ درست ہے خواہ ہماری ناقص عقل اسکی صداقت کی جانچ نہ کرسکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم معاصر سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کریم میں سے ایک ہی آیہ شریفہ۔ نہیں۔ ایک ہی فقرہ ایک ہی لفظ ایسا نکال کر دکھائیں۔ جس سے اس خود ساختہ اصول کی تائید ہوتی ہو۔ کہ اسلام میں آنے کا دروازہ تو کھلا ہے لیکن جانے کا دروازہ بند ہے؛

ہمارا تو خیال یہ ہے کہ اس اصول سے اسلام میں آنے کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص جس پر اسلام کی صداقت ظاہر ہو چکی ہو۔ وہ اس عجیب و غریب اصول کو سن کر ضرور ٹھٹک جائے گا۔ کیونکہ انسانی فطرت کی کچھ ساخت ہی ایسی ہے۔ کہ اگر اسکو کہا جائے کہ یہ بہشت ہے اس میں تمہیں داخل ہو سکنے کی اجازت ہے۔ لیکن ایک دفعہ داخل ہو جانے کے بعد باہر آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تو یقیناً وہ جنت جیسی جگہ ... داخل ہونا قبول [illegible]

نہیں کرے گا۔ باقی رہی انسانی عقل تو اس کی بوقلمونی کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ کبھی تو یہی عقل کہتی ہے کہ پاکستان مسلمانوں کے لئے دوزخ ثابت ہوگا۔ کبھی کہتی ہے کہ نہیں یہ تو ان کے لئے بہشت ہے۔ اس لئے معاصر کو چاہیئے کہ وہ محض عقل پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنی اصول کی تاکید میں قرآن کریم سے کوئی دلیل پیش کرے پھر جب قرآن کریم موجود ہے تو کسی بڑے نام کی دہائی دینے اور "سب اسلامی ریاستوں" کی نظیر پیش کرنے کا کیا فائدہ؟ قرآن کریم سے کوئی شخصیت اور کوئی اسلامی ریاست زیادہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ بڑی سے بڑی شخصیت کا اجتہاد اور بڑی سے بڑی اسلامی ریاست کی مخالفت قرآن کریم کی اس واضح صداقت کو نہیں ڈھانپ سکتی۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

لاہور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تقاریر فرمائینگے

جلسہ قادیان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے جماعت لاہور نے انتظام کیا ہے کہ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو لاہور میں ایک جلسہ عام کیا جائے۔ یہ جلسہ رتن باغ کے سامنے جہاں کہ پچھلے سال ہوا تھا اسی میدان میں ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام حسب سابق جماعت لاہور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ضروری بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام کالج (سابق ڈی اے وی کالج) میں جو کہ کچہری کے سامنے ہے ہوگا۔ احباب اپنی اپنی جماعت کو تحریک فرمائیں۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ جلسہ کا افتتاح سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے اور ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو حضور کی تقریر بھی ہوگی۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں بھی تقریر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مولانا عبدالغفور صاحب و دیگر حضرات تقاریر فرمائینگے۔

قادیان کا سالانہ جلسہ

حکومت ہندوستان نے ایک سو ہندوستانی احمدیوں کو اجازت دیدی ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے قادیان کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ہوگا۔ قادیان کے دوستوں نے حکومت انڈین یونین سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اس موقعہ پر انڈین یونین کے ایک سو احمدیوں کو بحفاظت قادیان پہنچانے اور پھر قادیان سے واپس دہلی تک لے جانے کا انتظام کرے۔ سو آج اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت انڈین یونین نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اور ضروری انتظام کا وعدہ کیا ہے۔ دراصل قانونی لحاظ سے تو اس میں اجازت کا کوئی سوال نہیں۔ کیونکہ قادیان اور ہندوستان کے دوسرے علاقے ایک ہی حکومت کے ماتحت ہیں۔ لیکن چونکہ مشرقی پنجاب کا رستہ مخدوش ہے۔ اس لئے حفاظت کے خیال سے ہمارے قادیان کے دوستوں نے اس قسم کی درخواست دی تھی۔ سو گو یہ اطلاع بہت تنگ وقت پر ملی ہے۔ مگر بہر حال دہلی اور یوپی اور بہار اور مغربی بنگال اور حیدر آباد دکن وغیرہ کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس انتظام سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی جماعت کے نمائندے مقرر کر کے جلسہ سالانہ قادیان کی شرکت کے لئے بھجوائیں۔ جن کی مجموعی تعداد ایک سو مقرر کی گئی ہے۔

انتظام یہ ہوگا کہ یہ سب دوست پہلے دہلی میں جمع ہونگے۔ اور وہاں سے حکومت کی اسکورٹ کے ساتھ اکٹھے ہو کر قادیان جائیں گے۔ دہلی میں جماعت کے مبلغ مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل دارالتبلیغ انجمن احمدیہ کوچہ چیلاں کوٹھی نواب لوہارو دہلی کو اس بارہ میں سب ضروری تفاصیل کا علم ہے۔ اور ان کے ساتھ بذریعہ تار یا خط وغیرہ پروگرام طے کر لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سب دوستوں کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔ اور انہیں قادیان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱/۱۲/۴۸ء

اپنا وعدہ جلدی بھجوائیں

نیکی کے کام میں آخری آدمی بننا کوئی خوشی کا کام نہیں

آمد کا صحیح اندازہ لگا کر آئندہ سال کے بجٹ کی تیاری کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی مکمل فہرستیں ۳۱ دسمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ مخلصین جماعت اور سیکرٹریان جماعت کے وعدوں کی مکمل فہرستیں اس تاریخ تک سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو جانی چاہئیں۔ جو احباب اس نیکی کے کام میں پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ درمیانی درجہ بھی ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔ جو دوست آخری تاریخ کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں۔ انہیں یاد رہے کہ ان کا وعدہ بعض اوقات ایسے وقت میں ملتا ہے۔ جبکہ اسے منظور نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے احباب کو اپنا وعدہ جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

مسماۃ نور بیگم زوجہ تاج دین صاحب احمدی قادیان کہاں ہیں؟

مسماۃ نور بیگم صاحبہ بیوہ تاج دین صاحب مرحوم محلہ مسجد اقصےٰ قادیان سکنہ ہمیر پور ضلع کانگڑہ جو محمد رمضان صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ نادون ضلع کانگڑہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں امداد کی درخواست کی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے احکامات پہنچنے پر نور بیگم صاحبہ کی بہت تلاش کی گئی۔ مگر اب تک پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۱۹/۱۲/۴۸

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۲ دسمبر بروز بدھ چونکہ عرس حضرت گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب پر پریس بند رہے گا۔ اس لئے مورخہ ۲۳ دسمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ مینیجر

مجاہدین تحریک جدید کی قابل تعریف اور قابل تقلید مثالیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۲۶ نومبر جو تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کے مالی جہاد کے وعدوں کے بارے میں ہے اخبار الفضل . . . . . . میں شائع ہو چکا ہے اور دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے بھی معہ فارم جماعتوں اور افراد کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کی اشد ضرورت اور اہمیت تبلیغ کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے اس کے پیش نظر نہ صرف مجاہدین تحریک جدید اضافہ سے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض مخلصین جن کو اللہ تعالےٰ توفیق بخش رہا ہے۔ نمایاں اور غیر معمولی قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں اور جماعتوں کے کارکن اور وعدہ کرنے والے احباب اس کوشش میں بھی مصروف عمل ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وعدے کے بارے میں یہ فرمان کہ "پسندیدہ یہی ہوگا کہ دسمبر کے خاتمہ تک سب وعدے آجائیں" اس پر بھی عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کارکن احباب فہرستیں حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ تا ان کی جماعت کا وعدہ ۳۱ دسمبر تک مکمل طور پر حضور کے پیش ہو جائے۔ ہر ایک احمدیہ جماعت کو یہ پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدوں کی فہرست ۳۱ دسمبر تک حضور کے مکمل طور پر پیش ہو جائے تا کہ ان جماعتوں اور ان کے کارکنوں کے نام حضور کی خدمت میں ۳۱ دسمبر کو پیش ہو جائیں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسی جماعتوں اور کارکنوں کی فہرست دعا کے لئے ۳۱ دسمبر کو پیش کرے گا۔ اوپر یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ بعض احباب کرام اپنے وعدے نہایت قابل تعریف اور قابل تقلید پیش کر رہے ہیں۔ اسلئے ان کی فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ اس غرض سے کہ دوسرے احباب بھی تحریک جدید میں اپنے وعدے اسی طرح نمایاں اضافہ سے پیش کریں بخصوصاً وہ احباب جو شروع تحریک سے ہی اپنی آمد کے مقابل پر بہت کم قربانی کرتے آئے ہیں۔ وہ اپنی آمد اور اپنی گذشتہ سالوں کی قربانی کو سامنے رکھ کر اس سال میں نمایاں اضافہ کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ بعض احباب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) چوہدری انور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت شیخوپورہ گذشتہ سال ۱۵۰۰ اس سال دو ہزار کا وعدہ ہے۔ جو گذشتہ سے پیوستہ سال سے بیس گنا سے بھی زیادہ ہے۔ چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر گذشتہ سال ایک سو روپیہ کا وعدہ تھا۔ مگر پندرھویں سال کے لئے آپ کا وعدہ دو ہزار کا ہے۔

(۲) چوہدری علی اکبر صاحب ڈی آئی جی ۳۰۰/- آپ شروع تحریک سے ہی اپنی ماہوار آمد سے زیادہ دیتے آرہے ہیں۔

(۳) خاندان حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم کے وعدوں کی پندرھویں سال کی فہرست مکرم پیر صلاح الدین صاحب راولپنڈی سے حضور میں ۱۴۴/- کی پیش کی ہے۔ جس میں اپنے خاندان کے گیارہ افراد کے وعدے ہیں۔ اس میں خصوصیت یہ ہے کہ مرحوم و مغفور پیر اکبر علی صاحب کی طرف سے ان کے پسران نے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ۳۴۲/- اور پیر صلاح الدین صاحب وامۃ الامینہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ۵/- کی رقم پندرھویں سال میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم و مغفور کی طرف سے ادا کرنیکا وعدہ ہے۔ نیز مرزا ناصر علی صاحب مرحوم کی طرف سے بھی ۱۴/- کی رقم پیر صاحب کے گھر والے ادا کریں گے۔

(۴) منشی عبد السمیع صاحب کپورتھلوی محلہ دار الفضل حال پشاور سے جو خود بوجہ بے کار ہونے اور نظر کی کمزوری کے سبب کام نہیں کر سکتے۔ جن کا تیرھواں سال اور چودھواں سال بھی قابل ادا تھا وہ پندرھویں سال کا وعدہ ۲۳/۵۰ کا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور خاکسار کا تیرھویں سال کا وعدہ پورا نہیں ہوا تھا۔ کہ چودھویں سال کا وعدہ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے لکھایا تھا۔ کوئی صورت بظاہر ادا کرنے کی نہ تھی مگر اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے غیب سے سامان فرما دیا۔ اب تیرھویں سال کی رقم بھیج رہا ہوں اور ساتھ آئندہ سال کا وعدہ بھی اس امید پر کہ خدا جس نے میرے سب کام کئے ہیں۔ اور میں نے آج تک کسی انسان کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا اس سے میں امید رکھتا ہوں وہ اس چندہ کے ادا کرنے کا بھی خود غیب سے سامان فرما دے گا۔

(۵) منشی عبد الخالق صاحب محرر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ احمد نگر۔ دار الامان سے بے سر و سامان آنے کے سبب تیرھویں سال کا چندہ ادا نہیں کیا اور چودھویں سال کا وعدہ ۱۱۰/- پیش کر کے درخواست کی تھی کہ دونوں سال کا اس سال میں ادا کروں گا۔ مگر چندہ ادا نہ کر سکا۔ اب ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ کو خوش کر سکتا ہوں کہ حضور اگر میری کمزوری کو مد نظر رکھ کر مجھے شامل رکھیں۔ ۵۰/- اب داخل کر رہا ہوں۔ پندرھویں سال کا وعدہ ۲/- اقبول فرما دیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ دس روپیہ ماہوار قسط وار ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ اور کوشش کروں گا تینوں سال کا چندہ پندرھویں سال کے ساتھ ادا کر سکوں۔ حضور دعا فرما دیں۔ حضور مغفوری فرما دیا ہے۔ وہ احباب جو اپنے دل میں اپنے وعدوں کے ادا کرنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں اور بعض مجبوریوں سے ادا نہیں کر سکے۔ ان کو اجازت ہے کہ دفتر اول کے پندرھویں سال یا دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ کریں اور اکٹھا قسطوار یا یکمشت جیسی صورت ہو ادا کر دیں ایسے احباب آئندہ سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ ان کو روک نہیں ہے۔

(۶) سیٹھ سید محمود صاحب کراچی۔ میں نے چودھویں سال کا چندہ ۵۰۰/- اروپیہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء سے قبل ہی ادا کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ پندرھویں سال کے لئے دو ہزار روپیہ کا وعدہ پیش حضور ہے۔ اس کی ادائیگی انشاء اللہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء سے قبل کرنے کی اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں اور حضور سے دعا کی درخواست۔ میں اپنی بیماری کے متعلق وقتاً فوقتاً دعا کی درخواست کرتا رہتا ہوں۔ اب آرام ہے۔ مگر میری تجارت پر میری بیماری کا اثر پڑا ہے۔ جس سے مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے ۵۰۰/- کے اضافہ سے وعدہ پیش ہے۔

(۷) شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ کراچی پندرھویں سال کا وعدہ ۷۵۰/- کا پیش حضور ہے۔

(۸) خلیفہ عبد المنان صاحب جموں حال کراچی چودھویں سال کا وعدہ ۲۹۰/- کا پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ کشمیر کے فسادات کے سبب گذشتہ سال سلسلہ خط و کتابت ہی منقطع تھا پندرھویں سال کا ۳۰۰/- کا وعدہ حضور قبول فرما دیں۔ یہ ۵۹۰ روپیہ اس سال میں انشاء اللہ تعالےٰ ادا کر دوں گا۔

(۹) خان صاحب بابو برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال رخصتی . . . پندرھویں سال میں میرا وعدہ معہ اہلیہ صاحبہ کے ۱۲۶/- ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ جلد سے جلد ادا کرنے کا ارادہ ہے

(۱۰) ملک عمر علی صاحب بی۔ اے کھوکھر . . . . . ملتان۔ حضور کی خدمت میں پندرھویں سال کا ۱۰۰۶/- کا چیک پیش ہے۔

. . . .

(۱۱) سیدہ ام داؤد۔ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم دس کس کی طرف سے ایک روپیہ فی کس کے اضافہ سے ۲۶۰/- کا پیش حضور ہے۔

(۱۲) شیخ فضل کریم صاحب بھلوال۔ حضور کا خطبہ پندرھویں سال کی نسبت اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ پرسوں یہاں پہنچا۔ گذشتہ سال میرا اور میری اہلیہ اور لڑکی کا وعدہ ۱۲۷/- تھا۔ اس سال پندرھویں سال کے لئے

میرا وعدہ	۱۱۱۱ — ۰ — ۰
اہلیہ صاحبہ کا	۱۱۱ — ۰ — ۰
بچوں کا وعدہ	۶۶ — ۰ — ۰
حضور منظور فرما دیں۔	۱۲۸۸

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ظلمت اور نور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ھم الدنیا ظلمۃ فی القلب وھم الاٰخرۃ نور فی القلب۔ کہ دنیا کا غم ایسا ہے۔ جیسے دل میں ظلمت اور آخرت کا غم ایسا ہے جیسے دل میں نور۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصل جمیع الخطایا حب الدنیا کہ تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔

اس زمانہ میں دنیا کے لوگوں کے دل کیوں تاریک ہیں۔ محض اسلئے کہ دنیا کے غموم اور ہموم میں مبتلا ہیں۔ گناہوں کی کثرت کیوں ہے۔ اذا الجحیم سعّرت کا نظارہ دنیا کیوں دیکھ رہی ہے۔ صرف اس لئے کہ لوگوں کے دل دنیا کی محبت سے بھر گئے ہیں۔ جہاں دنیا کی محبت گناہ پیدا کرتی ہے۔ وہاں دنیا کا غم دل میں تاریکی پیدا کرتا ہے۔ وہ خدا جس نے دل کو محض اس لئے پیدا کیا تھا۔ کہ اس میں ایک طرف خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی کا سچا جذبہ پیدا ہو۔ وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ لوگوں کے دل گندے ہو جائیں اور تاریک ہو جائیں۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ دنیا دوزخ کی آگ میں جل رہی ہے۔ اور دنیا میں بجائے نور کے تاریکی ہی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ تو اس نے دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اور دنیا کی تاریکی دور کرنے کے لئے آسمان سے رحمت کا پانی برسایا۔ اور مشرق سے اپنے نور کو دنیا پر ظاہر کیا۔ وہ پانی جو گناہوں کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آیا اور وہ نور خدا جس نے تاریکی کے بادلوں کو پھاڑ دیا اس نے آکر دنیا میں یہ اعلان کیا۔ کہ ؎

"میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسمان سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار"

یہ اعلان کرنیوالے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ہیں جن کی آمد گناہوں کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو ٹھنڈا کر رہی ہے اور جن کی بعثت نے ظلمت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آپ نے ۱۹۰۵ء میں ایک ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جس میں شامل ہو کر انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے اور اس کا دل خدا تعالےٰ کے نور سے منور ہو جاتا ہے۔ یہ نظام وصیت کا نظام ہے کیونکہ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ

۱۔ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دنیا کی محبت چھوڑ دیں اور خدا کے ہو جائیں اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھائیں۔

۲۔ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کریں اور کم از کم ⅒ حصہ کی

غرض وصیت ایک ایسا عہد ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کریگا۔ اور جہاں اذا الجحیم سعّرت کا نظارہ دنیا نے دیکھا وہاں وصیت ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اذا الجنۃ ازلفت کا نظارہ بھی ہمیں دکھایا۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر احمدی مرد اور احمدی عورت وصیت کر کے سلسلہ اور ہمیشہ کے لئے دنیا کی محبت کی بجائے خدا کی محبت سے بھر جائیں۔ آمین۔ (دفتر وصیت ربوہ)

اسلامی تعلیم

(۳)

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف واقف زندگی)

دین کو نہ جاننے کی وجہ سے مسلمانوں میں بعض ایسے نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ جو اپنے عواقب کے لحاظ سے نہ صرف یہ کہ افراد کے لئے مضر ہیں بلکہ قومی طور پر وہ اُس سے بھی زیادہ مضرت رساں ہیں اور جب تک ہم اُن نقائص کو دور نہیں کرتے نہ ہمارا "قومی کیریکٹر" پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہم اپنی سوسائٹی کے گند کو دور کر سکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان مذہب کی طرف رجوع کریں۔ اسلامی تہذیب و تعلیم کا مطالعہ کریں اور پھر اس پر سختی سے عمل کریں۔ اسلامی نظام کسی مادی چیز کا نام نہیں کہ کسی صندوق میں بند پڑا ہوا ہے اور اُسے نکال کر مسلمانوں کے ہاتھوں پر چسپاں کر دیا جائے گا۔ اسلامی نظام نام ہے اُس تعلیم کا جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا آپ اُس پر عمل کرنے لگ جائیں۔ اسلامی نظام خود بخود قائم ہوتا چلا جائے گا۔ سفارش ایک مفید چیز ہے۔ لیکن اس کا اس قدر غلط استعمال ہوا ہے۔ کہ اُس کی وجہ سے جہاں ایک نااہل طبقہ برسر اقتدار آ کر قوم اور ملک کی ترقی کے ایام کو پیچھے ڈال رہا ہے۔ وہاں ایک طبقہ اپنے حق کو نہ پا کر مایوس اور بددل ہو گیا ہے۔

عام طور پر اس حدیث کے اس ٹکڑے کو پیش کیا جاتا ہے۔ "اِشْفَعُوا تُشَفَّعُوا" کہ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ لیکن نوعیت سفارش پر غور نہیں کیا جاتا کہ کس قسم کی سفارش کر سکتے ہیں۔ اور کسی قسم کی سفارش ممنوع ہے۔ پوری حدیث یوں ہے۔

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشفعوا تشفعوا و یقضی اللّٰہ عزوجل لسان نبیہ ما شاء

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! سفارش کیا کرو تمہاری سفارش کی قدر کی جایا کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے۔ وہی اپنے نبی کی زبان پر جاری کرتا ہے۔"

یاد رہے کہ یہ وہی حضرت ابو موسیٰؓ ہیں جنہوں نے دو نوجوانوں کی سفارش کی تھی کہ انہیں فلاں کام پر لگایا جائے۔ اور نبی کریم صلعم نے ان کی سفارش رد کر دی تھی۔ حدیث کے فقرے "و یقضی اللّٰہ عزوجل لسان نبیہ ما شاء" کہ تم سفارش کیا کرو مگر جو مشیت ہو وہ اپنے رسول کی زبان پر سے اُس کا فیصلہ کروا دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے حدیث

لیکن اس کے برعکس آج کل کا طریق اس حدیث کے کہاں تک موافق ہے۔ آپ ہی فیصلہ فرمالیں کہ بعض بیرونی دباؤ یا ڈپلومیٹک حربوں سے کسی تقرری کے لئے کسی کو مجبور کیا جاتا ہے۔ یا یہ کہ ایسا شخص جس کی رائے کو محض چند افراد کے کہلوانے سے بدلا جا سکتا ہے۔ اُس کے پاس سفارش کرنا کہاں تک منشاء حدیث کے موافق ہے۔ آپ صرف سفارش کر سکتے ہیں اور ایسی سفارش بھی ایسی جو مستحق اجر ہو۔ کیونکہ حدیث کی دوسری روایت ہے "اشفعوا تؤجروا" تم سفارش کرو اور خدا سے اجر پاؤ۔ ایسی سفارش مستحق اجر کے لئے ہو سکتی ہے کہ جس میں حقدار کا حق مار کر ناحق کو دلوایا جائے۔ یا پھر کسی مجرم کی سفارش کی جاتی ہے کہ جناب اس کو سزا دینا تو سیاست کے منافی ہے یا مجرم فلاں صاحب کا رشتہ دار ہے۔ یا کسی گٹھ جوڑ کی وجہ سے اس کو سزا نہیں ملنی چاہیئے۔ اس کے متعلق ایک واضح اور مفصل حدیث علیحدہ آتی ہے۔ قصہ یوں تھا۔ کہ ایک مخزومیہ عورت نے (بنی مخزوم ایک قبیلہ کا نام تھا) چوری کی۔ اس کی شکایت نبی کریم صلعم کے حضور پہنچی۔ اور اُس کے لئے قطع ید کی سزا تجویز ہوئی اب بعض نے یہ چاہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کی جائے چنانچہ اسامہ بن زید جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انہیں بھجوایا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عن عائشۃ ان امرأۃ سرقت فی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح فاتی بہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکلمہ فیہا اسامۃ بن زید فلما کلمہ تلون وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتشفع فی حد من حدود اللّٰہ فقال لہ اسامۃ استغفر لی یا رسول اللّٰہ فلما کان العشی قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاثنی علی اللّٰہ عزوجل بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد انما ہلک الناس قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ و اذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد ثم قال والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت قطعت یدہا"

(نسائی جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

حضرت عائشہ مروی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ [illegible] غزوۂ فتح کے موقع پر

چوری کی اسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت اسامہ نے اُس عورت کے حق میں کچھ کہا۔ اسامہ نے جب رسول مقبول صلعم سے کچھ کہا۔ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ نے فرمایا کیا تو اللہ کی کسی حد (سزا) کے بارے میں سفارش کرتا ہے۔ اسامہ نے جب یہ دیکھا۔ تو عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے دعا مانگیں۔ کہ اللہ مجھے معاف فرمائے۔ یعنی اتنی بھاری غلطی ہوئی ہے۔ کہ حضور کا رسول میرے لئے خدا سے مغفرت طلب کرے جب شام کا وقت ہوا تو رسول مقبول صلعم تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے خدا کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے کہ جب اُن میں سے کسی معزز آدمی نے چوری کی تو انہوں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ اور جب کمزور نے چوری کی تو اُس کو سزا دے دی۔ پھر فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ تو فاطمہ بنی مخزوم کی عورت تھی۔ اگر محمد (فداہ نفسی و نفوس العالمین) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اُس کے ہاتھ کاٹوں۔

حدیث میں "الشفع فی حد من حدود اللّٰہ" کا فقرہ صاف دال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن امور کو جرم قرار دیا ہے۔ اگر کوئی اس کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اس کی سزا کے بارے میں قطعاً کوئی سفارش نہیں ہو سکتی۔ قانون کی نظر میں کوئی چھوٹا نہیں اور کوئی بڑا نہیں جو بھی مجرم ہے وہ یکساں سزا کا مستحق ہے۔

ان دونوں حدیثوں کو ملا کر دیکھنے کے بعد یہ عیاں ہوتا ہے۔ کہ سفارش وہاں کی جائے جہاں آپ کی سفارش آپ کو مستحق اجر بنائے نہ کہ کسی مستحق کا حق تلف کروانے کی وجہ سے آپ مستحق عذاب ٹھہریں۔ ایسے شخص کے پاس سفارش کریں۔ جہاں نفس سفارش سے فیصلہ نہیں بدل جاتا۔ اس کی قوت فیصلہ میں آپ کی سفارش خلل انداز نہیں ہوگی۔ "و یقضی اللّٰہ عزوجل لسان نبیہ ما شاء" کہ فیصلہ تو خدا نے اپنی نبی کی زبان پر جاری کرنا ہے" کا فقرہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں سفارش کے بارے میں غایت درجہ محتاط رہنا چاہیئے۔ اور فاطمہ مخزومیہ والی حدیث واضح کرتی ہے کہ مجرم کے لئے سفارش قطعاً جائز نہیں ہے۔ مجرموں کی سفارش کرنا۔ یا بڑے آدمیوں کو چھوڑ نا قوم کی ہلاکت کا باعث ہے۔ قوموں کے اندر مجرموں کی تعداد بڑھانا اور چھوٹے آدمیوں کو آمادہ بغاوت کرنا ہے۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم مسلمان بحیثیت قوم ترقی کریں۔ تو ہمیں لازماً ان اخلاق کو اختیار کرنا ہوگا۔ جو اسلام نے ہمیں سکھلائے ہیں۔ اسلامی تعلیم پر صحیح عمل کر کے ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں۔ ہماری قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جائز سفارش کی جائے۔ لیکن ناجائز سفارش سے دستکش ہو جائے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ یہ قوموں کے تنزل اور ہلاکت کے اسباب میں سے ہے۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے بار بار جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ سفارش سے پرہیز کریں۔ اور اس عادت کو جماعت کے اندر داخل نہ ہونے دیں۔ ہماری جماعت ابھی اپنی ترقی کے ابتدائی ادوار میں ہے۔ ہمیں اس شکایت کو ابھی سے ہی بند کرنا چاہیے۔ ورنہ اگر یہ شکایت بڑھتا گیا تو کئی اور اخلاقی دیواروں کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہوگا۔ حضور اپنے خطبہ فرمودہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء میں فرماتے ہیں۔

"میں نے جماعت کو بار بار توجہ دلائی ہے کہ اس مشرکانہ طریق کو ترک کرو اور خالص اللہ پر اپنی نگاہ رکھو۔ لیکن بار بار توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک جماعت کی توجہ اس طرف سے ہٹی نہیں۔ اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہفتوں اور مہینوں میں بیسیوں دفعہ لوگوں کی چٹھیاں آجاتی ہیں۔ کہ فلاں کام ایسا ہے جس کے لئے سفارش کی ضرورت ہے۔ فلاں شخص ایسا ہے جو ہمارا کام کر سکتا ہے اس کے پاس ہماری سفارش کر دی جائے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور دنیا کی محبت بڑھتی جا رہی ہے۔ جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ ذرید سے میں نے سفارش کرائی تو کام بن جائے گا۔ اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ جہاں تک عمل کا سوال ہے۔ اس کے نتیجہ میں تو انسان خدا کی طرف جھکنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ راستوں میں ایک راستہ ہے۔ جس پر میں چل رہا ہوں۔ لیکن سفارشیں ایسی چیز ہیں جن کے نتیجہ میں انسان کا دل خدا تعالیٰ سے ہٹ جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص ہی میرا کام کر سکتا ہے اور جب کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی کیوں کرے گا؟"

(الفضل ۳۱ نومبر ۱۹۴۸ء)

درخواست ہائے دعا

میری بیٹی زبیدہ عمر ۲ سال میعادی بخار میں مبتلا ہے۔ بخار ۱۰۵ ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ آج بخار کا چھٹا دن ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و عافیت عطا کرے

(عبد الوہاب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

۲۔ چوہدری بشیر احمد صاحب منیر ملازم فضائیہ پاکستان ڈرگ روڈ کراچی M. T. M کی ٹریننگ لے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(۳) عزیزم شمشاد احمد سیالکوٹ چھاؤنی کی صحت ان دنوں پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۴) مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار کسبہ جنید ٹ کھوٹ کے ایک حادثہ میں شدید ضربیں آئی ہیں دعا کی درخواست ہے (نذیر احمد منیر)

برطانیہ میں مصری کتابوں کی ضرورت

لندن ۲۱ دسمبر۔ آج کل لندن میں درسی کتابوں اور دیگر موزوں ادبی کتابوں کے نہ ملنے کے باعث برطانیہ میں عربی زبان کی تعلیم میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔

یہ بیان دیتے ہوئے لندن یونیورسٹی کے اورینٹل اور افریقن تعلیم کے اسکول کے ریڈر نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ ہمیں مصر سے موزوں کتابیں حاصل کرنے میں زیادہ سے زیادہ دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ اگر مصری حکومت ہماری امداد کرے تو ہم اس کے بہت شکر گذار ہوں گے۔ (اسٹار)

مشترکہ نظام کا خاتمہ!

دمشق ۲۱ دسمبر۔ لبنان اور شام کی ریلوں کے مشترکہ انتظام کو علیحدہ علیحدہ کرنے کے لئے آج کل ابتدائی مذاکرات کئے جا رہے ہیں (اسٹار)

امریکہ جاپان کی اقتصادیات کو درست کرے گا

واشنگٹن ۲۱ دسمبر۔ امریکہ جاپان کی اقتصادیات کو درست کرنے کے لئے فیصلہ کن قدم اٹھانے والا ہے۔ اس کا اظہار فوجی اور خارجی محکمہ کے مجریہ ایک مشترکہ بیان سے ہوتا ہے۔

اس بیان میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ جنرل میک آرتھر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اقتصادی مضبوطی کے ایک نو نکاتی پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دیں۔ جاپانیوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ ان کی حالت کی بہتری کا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ وہ اپنی حالت بہتر بنانے کے لئے کہاں تک کس حد تک کوشش کرتے ہیں۔ افراط زر کا مقابلہ کرنے کے لئے خاص طور پر سخت اقدام کی ضرورت ہے۔

اس میں مزید کہا گیا کہ وہ اپنے پروگرام پر عملی درآمد کرنے میں وہ جس اہلیت کا اظہار کریں گے۔ اس کا جاپان کے لئے فنڈ کی آئندہ درخواستوں پر بہت اثر پڑے گا۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک ہمت افزا بات یہ ہے۔ کہ ملک کی صنعتی پیداوار کی حالت بحال ہوتی جا رہی ہے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۵ء تک کے لئے پیداوار کا جو سالانہ اوسط تھا۔ اس سال نومبر تک پیداوار اس کے ۶۲ فیصدی تک پہنچ گئی ہے۔ جاپانیوں کے لئے جو پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اس میں بجٹ کا توازن۔ تبادلہ کا کنٹرول تجارتی اور خام پیداوار کی حالت بہتر بنانا شامل ہے (اسٹار)

بچوں کی بہبودی کے کام کے لئے ۲۴ لاکھ روپے

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے عرصہ میں ہندوستان میں بچوں کی بہبودی اور تپ دق کے خلاف مہم پر ۲۴ لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

مشرق وسطی کا تیل دنیا میں سب سے ارزاں ہے

نیویارک ۲۰ دسمبر۔ "وال اسٹریٹ جنرل" کا مطرازہ ہے کہ امریکہ میں تیل کی موجودہ قیمتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر مشرق وسطی سے تیل کے جہازوں کے ذریعہ امریکہ لایا جائے۔ تو وہ تیل امریکہ کی اپنی تیل کی پیداوار کی نسبت سستا پڑے گا۔ مشرق وسطی میں تیل نکالنے کی لاگت دنیا میں سب سے کم ہے۔ امریکہ میں آج کل ۹۰ تیل لانے والے جہاز زیر تعمیر ہیں یا ان میں کچھ جہازوں کے لئے آرڈر دیا جا چکا ہے یورپ میں ۲۹۴ جہاز یا تو تعمیر کئے جا رہے ہیں یا ان کی تعمیر کے لئے آرڈر دیئے جا چکے ہیں آئندہ چند سالوں میں تیل کے حمل و نقل کی کامیابی کا دارومدار ان جہازوں کی کامیابی پر منحصر ہوگا۔ (اسٹار)

پٹرول کی پیداوار میں عالمگیر توسیع کا امکان!

لندن ۲۱ دسمبر۔ ذمہ دار حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مستقبل قریب ہی میں پٹرول کی عالمگیر پیداوار میں زبردست توسیع کی جائے گی۔ ایک اندازہ ہے کہ اگر آلات فراہم ہو گئے۔ تو ان آلات پر ۱۹۵۱ء تک ۳ ارب پونڈ خرچ کئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حالیہ چند برسوں میں پٹرول کا استعمال حیرت انگیز حد تک بڑھ گیا ہے ۱۹۱۹ء میں دنیا بھر کے ۱۵ لاکھ بیرل روزانہ استعمال ہوتے تھے ۱۹۳۹ء میں تقریباً ۶۰ لاکھ بیرل روزانہ اور ۱۹۴۷ء میں ۸۶ لاکھ بیرل روزانہ کے حساب سے استعمال کئے گئے۔ اندازہ ہے کہ ۱۹۵۱ء تک دنیا میں ۴ ارب بیرل سالانہ کی مانگ ہو جائے گی۔

توقع ہے کہ بڑھتے ہوئے استعمال کے لئے پٹرول فراہم کرنے میں مشرق وسطی بڑا حصہ لے گا۔ اور توقع ہے کہ ۱۹۵۱ء تک وہاں ۲۰ لاکھ بیرل روزانہ پیدا ہونے لگیں گے یہ مقدار مشرق وسطی کی ۱۹۴۷ء کی روزانہ کی مقدار سے دگنی ہے اس زبردست توسیع کے لئے سب سے زیادہ مانگ فولاد اور دوسری خام اشیاء کی ہوگی (اسٹار)

ایشیا کے عیسائی لیڈروں کی لنکا میں کانفرنس

کولمبو ۲۱ دسمبر۔ ایشیا کے عیسائی مذہبی پیشواؤں کی ایک کانفرنس لنکا میں ۲۰ دسمبر ۱۹۴۸ء سے لیکر ۴ جنوری ۱۹۴۹ء تک کینڈی کے مقام پر منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس میں ہندوستان برما لنکا پاکستان اور دیگر ممالک کے عیسائی لیڈران شرکت کریں گے کانفرنس کا نام ایشائی عیسائی لیڈروں کی کانفرنس رکھا گیا ہے۔ یہ کانفرنس اسی قسم کی ہے جس طرح کی ایک کانفرنس دس سال قبل مدراس میں منعقد کی گئی تھی اور مدراس کانفرنس کی طرح اس کانفرنس میں بھی بہت اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

اس کانفرنس میں غیر ایشائی ممالک مثلاً آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ شمالی امریکہ اور یورپ کے ممالک کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ (اسٹار)

ویٹ نام میں فرانسیسی جارحانہ پیشقدمی کا امکان

پیرس ۲۱ دسمبر۔ ٹونکن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ویٹ منہ کے خلاف فرانس کی جنگ میں عام طور سے شعلے بھڑک اٹھنے کا امکان ہے۔ اطلاع ہے کہ چھاتہ بردار فوج ہنوئی کے جنوب مشرق میں ۳۵ میل کے فاصلہ پر ضلع بھولی میں سرگرمیاں کر رہی ہے اور انہوں نے ویٹ منہ ریڈیو اسٹیشن اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا ہے

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سرگرمیاں فرانس کی موسم سرما میں وسیع پیمانہ پر جارحانہ پیشقدمی کی ابتدا ہیں (اسٹار)

—— نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ جنوبی کے اولی میں الہ آباد کے مقام پر انڈین سائنس کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرنے والے ہیں۔ (اسٹار)

تعلیمی انجمن کیطرف سے افغانستان کا جائزہ

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی تعلیمی انجمن کا ایک تعلیمی مشن افغانستان کی تعلیمی ضروریات کا جائزہ لے گا۔ یہ کام آئندہ ماہ سے شروع کیا جائیگا۔ افغانستان جانے والا یہ اقوام متحدہ کی تعلیمی انجمن کا پہلا وفد ہوگا۔ (اسٹار)

آواز سے زیادہ تیز رفتار جہاز

لندن ۲۱ دسمبر۔ روس کے ایک سائنسی جریدہ کے مطابق روسیوں نے ایک ایسا طیارہ بنا لیا ہے جو آواز سے کہیں زیادہ سریع الرفتار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راکٹ کے قسم کا طیارہ ہے اور ڈی ہیویلینڈ فلائنگ ونگ سے بہت مشابہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نقشہ یاکوولیف نے تیار کیا ہے۔ اسی موجد کے نام پر یاک فائٹر جہازوں کا بھی نام ہے کیونکہ اس نے ان کا بھی نقشہ تیار کیا تھا (اسٹار)

بعدالت صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع کیمل پور!

کپتان ملک مہر خان ولد مظفر خان قوم اعوان دیہان ساکن سنگوالہ تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک۔ سائل

بنام

پرنجیت۔ صاحب دتہ۔ کرم ڈیال پسران جوالا رام قوم کھتری سکنہ سگھر عال مشرقی پنجاب۔ مدعا علیہ

مقدمہ بعنوان بالا میں مسئول علیہ کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں کسی نامعلوم جگہ پر چلا گیا ہے۔ لہذا اس کے نام نوٹس بذریعہ اخبار "الفضل" لاہور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول الیہ نے بتقرر ۱/۹ ۴۹ء اصالتاً وکالتاً یا مختیار یا حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ ہذا کی نہ کی تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔ اس کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بہ ثبت دستخط ہمارے مہر عدالت کے جاری ہوئے۔

دستخط حاکم مہر عدالت

بعدالت چوہدری شمشیر علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بھلوال ضلع سرگودھا

خلیل ولد صدر دین ذات گوندل سکنہ فقیریاں ضلع گجرات

بنام

صدیق ولد صدر دین گوندل سکنہ فقیریاں۔ منشی سنگھ۔ تانک زبان سنگھ پسران دیا رام ذات سکھ ساکن ملکووال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

درخواست تقسیم اراضی تعدادی ۴۱۹ کنال

مندرجہ کھیوٹ ۱۵۴ کھتونی نمبر ۳۵۲ ۱۳۶۸ الغایت جمعبندی سال ۱۹۴۳ء موضع وعودی تحصیل بھلوال

اشتہار بنام فریق دوئم

مقدمہ عنوان بالا میں فریق دوئم تعمیل سے دیدہ دانستہ گریز کر رہے ہیں اب بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۲/۱ ۴۹ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ ہذا کریں۔ ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی

آج بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

۱۶/۱۲/۴۸ مہر عدالت دستخط حاکم

بیت اللحم میں کرسمس کی عبادتیں

بیت اللحم ۱۲ر دسمبر یہاں کے نیٹی وٹی کے گرجا میں دستور کے مطابق کرسمس کی عبادتیں کی جائینگی یہ گرجا ۳۳۰ سال قبل حضرت مسیح کی جائے پیدائش پر تعمیر کیا گیا تھا۔ کرسمس کے دوران میں امن وامان کی تمام تر ذمہ واری مشرق اردن کی لجنۃ العربیہ پر ہوگی۔

لجنۃ العربیہ عبادت کرنے والوں کو گرجا تک پہنچائیگی۔ سڑکوں پر گشت کریگی۔ اور گرجا کے اردگرد محافظ دستے تعینات کریگی۔ (اسٹار)

مشرقی پنجاب کے کیمپوں میں غیر مسلم پناہگزین

جالندھر ۱۲ر دسمبر ایک لاکھ اسی ہزار غیر مسلم پناہ گزین مشرقی پنجاب کے ۲۰ کیمپوں میں ابھی تک پڑے ہیں۔ اس کے علاوہ یتیم بچوں اور لاوارث عورتوں کے لئے متعدد آشرم قائم کئے گئے ہیں۔

برطانیہ کی اقتصادی بحالی کی سکیم

لندن ۱۲ر دسمبر برطانیہ نے اقتصادی بحالی کی چار سالہ سکیم شائع کر دی ہے۔ وزیر خزانہ مسٹر سٹیفورڈ کرپس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس سکیم کا بڑا مقصد یہ ہے کہ امریکہ سے درآمد و برآمد کا توازن قائم کیا جائے۔ اس سکیم پر برطانوی اخبارات نے تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس سکیم سے برطانیہ کی بہت سی مشکلات ختم ہو جائینگی۔ چار سال کا عرصہ تو بے شک تکلیف سے گزارنا پڑے گا۔ لیکن اس کے بعد خوشگوار حالات پیدا ہو جائینگے۔

دنیا کے جہازیوں میں پاکستان کی حیثیت

ڈھاکہ ۱۲ر دسمبر مشرقی بنگال کے مزدوروں کے محکمہ کے وزیر مسٹر اے۔ ایم ملک نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جہازوں میں کام کرنے والوں میں سے ۲۰ فیصدی پاکستانی باشندے ہیں۔ لیکن پاکستان ان کی فلاح وبہبود کے لئے کوئی کوشش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ انفرادی حیثیت سے وہاں کام کر رہے ہیں۔

سلامتی کونسل سے فوراً کارروائی کا مطالبہ

قاہرہ ۱۲ر دسمبر روزنامہ "المصری" نے ولندیزوں کے حملہ کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ولندیزوں کا امن پسند لوگوں پر اچانک حملہ نہایت ہی ظالمانہ فعل ہے۔ اداریہ میں سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ولندیزوں کی جارحانہ کارروائی کی فوراً روک تھام کرے۔

پنڈت نہرو کی عزت افزائی

حیدرآباد ۱۲ر دسمبر۔ ۲۶ر دسمبر کو عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوگا جسمیں پنڈت نہرو کو ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری دی جائیگی۔

پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم کا تبادلہ

نئی دہلی ۱۲ر دسمبر۔ مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کی میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں وغیرہ کے پراویڈنٹ فنڈ کے کاغذات تیار ہو گئے ہیں جن کا عنقریب تبادلہ ہو جائے گا۔ حکومت ہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جو غیر مسلم مغربی پنجاب سے آئے ہیں۔ ان کی پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم ایک کروڑ کے قریب اور مشرقی پنجاب سے جانے والے مسلمانوں کی رقوم ۶۰ لاکھ کے قریب ہے۔

چین کو امریکی امداد مشروط ہے

واشنگٹن ۱۲ر دسمبر اقتصادی تعاون کے ناظم مسٹر پول ہاف مین چین۔ کوریا اور جاپان کا دورہ ختم کرنے کے بعد واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ چین کے وہ شہر جو سرکاری قبضہ سے نکل گئے ہیں انہیں امریکی مدد صرف اس صورت میں ملسکتی کہ وہ ان شرائط کو تسلیم کریں۔ جن کے ماتحت سرکاری حکومت کو مدد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا

پاکستانی وفد کی واپسی

ڈھاکہ ۱۲ر دسمبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ حمید الحق چوہدری جو پاکستان کی طرف سے ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمشن میں شرکت کرنے کے لئے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ وہ نیوزی لینڈ بھی گئے تھے جہاں انہوں نے زراعتی صنعتی اور بجلی کی سکیموں کا مطالعہ کیا۔

غازہ کے وزراء کا استعفا

غازہ ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ غازہ کی عرب حکومت کے دو وزیروں نے اپنے استعفے پیش کر دئے ہیں۔ خیال ہے کہ ایک تیسرے وزیر بھی مستعفی ہو جائینگے۔

آزاد کشمیر حکومت پر اظہار اعتماد

راولپنڈی ۱۲ر دسمبر۔ کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کے زیر اہتمام کل ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں دو قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرار داد میں آزاد کشمیر حکومت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور دوسری میں آزاد حکومت کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس پر اظہار اعتماد کیا گیا۔ اور ان کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔

ہائی کمشنروں کی عزت افزائی

نئی دہلی ۱۲ر دسمبر حکومت ہند نے غیر ممالک کے ہائی کمشنروں کو جو ہندوستان میں متعین ہیں سفیر کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

چین کی نئی کابینہ

شنگھائی ۱۲ر دسمبر۔ چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر سنفو نے حال ہی میں نئی کابینہ کی تشکیل کی ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ افسوس ہے کہ مجھے کہ مجھے بعض سیاسی پارٹیوں کا تعاون حاصل نہیں ہو سکا۔ تاہم چین کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کے سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھونگا میری حکومت اس وقت تک کام کرتی رہے گی جبتک کوئی مناسب سمجھوتہ اور ملک میں کامل امن قائم نہ ہو جائے۔

سامان ہمراہ لیجانے کی اجازت

نئی دہلی ۱۲ر دسمبر۔ ہندوستان و پاکستان کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کے سامان کے متعلق دونوں حکومتوں میں جو فیصلہ ہوا تھا وہ کل شائع کر دیا گیا ہے اسمیں کہا گیا ہے کہ مسافر کے لئے جتنا سامان ضروری ہے وہ اپنے ہمراہ بغیر کسی کسٹم وغیرہ کے لیجا سکتا ہے اس سامان میں یہ اشیاء شامل نہیں ہیں:۔ ریڈیو۔ پنکھے۔ سوتی کپڑا۔ ریفریجریٹر۔ تمباکو۔ سائیکل موٹر سائیکل کار۔ ب وغیرہ

کمیونسٹ آسٹریلیا کو اڈہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں

برلن ۱۲ر دسمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر داخلہ اوسکار ہلمر نے مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ملکوں کے نمائندوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ آسٹریلیا کو اسلحہ جمع کرنے کے اڈہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں امریکی علاقہ میں سوشلسٹ پارٹی کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "دو کسی قابض حکومت کی حفاظت میں وہ پستول۔ بندوق اور موٹر بوٹ سے لے کر شکاری ہوائی جہاز تک کثیر مقدار میں سامان جنگ حکومت اسرائیل کے ہاتھ فروخت کر رہے ہیں"

انہوں نے مزید بتایا کہ کچھ تارک وطن لوگوں نے آسٹریلیا میں پناہ حاصل کی ہے۔ اس قسم کے لوگوں کا ایک گروہ امریکہ سے آئے ہوئے غذائی پارسل بلیک مارکٹ میں فروخت کرتا ہے اور اس فروخت سے سامان جنگ کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ (اسٹار)

کیوبا کیلئے لبنان کا قونصلخانہ

بیروت۔ ۱۲ر دسمبر کیوبا میں بسنے والے لبنانی باشندوں نے درخواست کی ہے۔ کہ کیوبا میں لبنانی قونصل خانہ قائم کیا جائے ص

بیت المقدس کے نئے مفتی اعظم کا تقرر

عمان ۲۱ر دسمبر شرق اردن کے والی شیخ عبداللہ نے الحاج سید امین الحسینی کو مفتی اعظم کے عہدہ سے ہٹا دیا ہے اور ان کی جگہ شیخ حسین جاراللہ سابق چیف جسٹس کو بیت المقدس کا مفتی اعظم مقرر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سید امین الحسینی شیخ عبداللہ کی خود ساختہ حکمرانی کے راستہ میں روک تھے۔

ہندوستان میں تیار ہونیوالا بحری جہاز

نئی دہلی ۱۲ر دسمبر ہندوستان میں تیار ہونے والا تیسرا بحری جہاز وزیگا پٹم کی بندرگاہ میں اتار دیا گیا ہے۔ یہ چھوٹا جہاز ساحل کے ساتھ ساتھ نقل وحمل کا کام کرے گا۔ اس میں ۶½ سو مسافر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور ۲۸۰ ٹن وزن لادا جا سکتا ہے

زمینوں پر حکومت کا قبضہ

رنگون ۱۲ر دسمبر۔ برما کی حکومت نے زمینوں کو سرکاری قبضہ میں لینے کے لئے ابتدائی کارروائی شروع کر دی ہے دیہات اور قصبات میں اس کام کے لئے کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔

مغربی یورپ کے لئے مشترکہ دفاعی اسکیم

لندن ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی یورپ کے فضائی دفاع میں مکمل اشتراک عمل کی اسکیم پر عمل ہونے ہی والا ہے۔

یہاں اطلاع ہے کہ سوئیٹزرلینڈ سے بالٹک تک تمام دوست ملکوں میں دفاعی فضائی طاقت قائم ہو جائے گی۔ جو کلی طور پر شاہی فضائیہ کے بیڑہ اور ٹکنیک سے آراستہ ہوگی۔ یہ تمام ممالک برطانوی طریقوں کا مطالعہ کریں گے اور برطانوی فضائیہ کے طرز کے طیاروں سے لیس ہوں گے۔ ہنگامی صورت حال پیدا ہونے پر برطانوی شاہی فضائیہ کے حکم پر جٹ سے چلنے والے شکاری جہازوں کا ایک عظیم بیڑہ ہوگا اطلاع ہے کہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کی ابتدائی نقل وحرکت شروع ہو چکی ہیں۔

شاہی فضائیہ کے جٹ طیارے فرانسیسی ہوا باز فرانس سے جا رہے ہیں۔ یہ ہوا باز فرانس کی فضائی طاقت بنانے میں انسٹرکٹر کی حیثیت سے کام کریں گے۔ (اسٹار)

ص کہا جاتا ہے کہ ان لبنانی باشندوں کی تعداد ۲۵ ہزار ہے۔ (اسٹار)